© rasailojaraid.com

○ **جماعت اسلامی:** اسلام کے جامع تصور اور انقلابی نظریے پر ایک جماعت کا قیام ایک ایسا کام ہے جو کارِ تجدید میں مصروف کسی شخصیت سے نہ ہو سکا۔ یہ موقع اللہ تعالیٰ نے سید مودودیؒ کو فراہم کیا۔ دور جدید کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ آزادی اور جمہوریت کے تصور کے پیش نظر جماعت سازی ممکن ہوئی۔ دور ملوکیت میں کام کرنے والے رجالِ تجدید کے لیے یہ کام شاید مشکل تھا' اس لیے یہ نہ ہو سکا' دور حاضر کی سہولتوں نے اسے ممکن بنایا۔ جماعت اسلامی اس تصور دین کی امین ہے جو سید مودودیؒ نے قرآن وسنت سے اخذ کر کے پیش کیا ہے' اور اس نظام فکر کی داعی ہے جسے سید مودودیؒ نے مرتب کیا ہے۔ جماعت اسلامی اور سید مودودیؒ کا نظام فکر لازم وملزوم ہیں۔ دونوں ایک ساتھ چلیں گے' دونوں کی ایک ہی بنیاد ہے اور وہ ہے سید مودودیؒ کی شخصیت اور ان کی تعبیر دین۔ جماعت اسلامی اگر سید مودودیؒ کی تعبیر دین سے الگ ہوتی ہے تو وہ مذہبی یا سیاسی جماعت تو رہے گی' لیکن جماعت اسلامی نہ ہوگی۔

کارِ تجدید میں سید مودودیؒ کا کارنامہ بے مثال ہے۔ وہ نہ صرف اپنے دور میں مسلمانوں کی علمی روایت کے شاہ نشین ہیں' بلکہ تجدید واحیاے دین کی فکری وعملی کاوشوں میں بھی قافلہ سالار رہیں۔ وہ ہماری پوری مسلم تاریخ میں بالعموم اور عصر جدید میں بالخصوص اپنی فکر اور کام کے حوالے سے نمایاں حیثیت کے حامل رہیں گے۔ جو لوگ شخصیت پرستی کے ڈر سے سید مرحوم کے بارے میں دبی زبان سے بات کرتے ہیں' انھیں اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ تعبیر دین کے بارے میں سید مودودیؒ سے صرف نظر کر کے ہم کہیں نہیں جاسکتے۔ سید مودودیؒ کا حوالہ اتنا طاقت ور حوالہ ہے کہ اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ امر دل چسپی کا باعث ہوگا کہ سید مودودیؒ کی تعبیر دین اب مسلمہ تعبیر دین ہے اور جسے کم وبیش ان لوگوں نے بھی اپنا لیا ہے جو ان کی مخالفت کرتے تھے' مثلاً ''اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے'' کا جملہ سید مودودیؒ نے استعمال کیا۔ اس کی حیثیت ایک مسلمہ اصول کی ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک نعرے کی حیثیت اختیار کر گیا ہے' اور یہ نعرہ وہ لوگ بھی لگا رہے ہیں جو اس کی تہہ میں پوشیدہ تعبیر دین اور نظامِ فکر سے ناواقف یا خلاف ہیں۔ یقیناً تجدیدِ دین حق کے حوالے سے سید مودودیؒ کا یہ بے مثال کارنامہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہماری نئی کتابیں

جود باری تعالیٰ	پروفیسر ڈاکٹر محمد وسیم اکبر شیخ	90
سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	فضل کریم خاں درانی	90
یات مسیح اور ختم نبوت	نور محمد قریشی ایڈووکیٹ	90
لموسوعۃ القضائیہ (عربی ایڈیشن)	نظرِ ثانی: پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن	300
سول کریمؐ کے عدالتی فیصلوں کا مستند مجموعہ		
لموسوعۃ القضائیہ (اردو ایڈیشن)	نظرِ ثانی: پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن	250
قرآن اور تعمیر سیرت	پروفیسر فروغ احمد	100
غربی جمہوریت: حقیقت اور سراب	ڈاکٹر مستفیض احمد علوی	150
تہذیب کے فرزند	ڈاکٹر مستفیض احمد علوی	100
قبال کی شخصیت پر اعتراضات کا جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر	300
کتاب خطوط غالب	پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر	100
حقیقت ذکر	ڈاکٹر عبد الخالق	150
ردو نثر میں طنز و مزاح	ڈاکٹر اشفاق احمد ورک	590
اتیات (طنز و مزاح)	ڈاکٹر اشفاق احمد ورک	100
ردو نثر کا تنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر سنبل نگار	210
ردو شاعری کا تنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر سنبل نگار	165
تاریخ میں سفر	عدنان طارق	250
جہان حیرت (خود نوشت سوانح حیات)	سردار محمد چوہدری	600
بیسویں صدی کا سب سے بڑا انسان	سردار محمد چوہدری	200
قدرتی خزانوں سے علاج	حکیم راحت نسیم سوہدروی	90
بیماریاں اور اُن کا نباتاتی علاج	کلیم راحت نسیم سوہدری	90

کتاب سرائے
فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
فون: 7320318 E-mail : hikmat100@hotmail.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَروہ بیوورتج پرائیویٹ لمیٹڈ

بیووریج کی دنیا میں اُبھرتا ہوا ستارہ

بین الاقوامی معیار پر تیار کردہ

کوکن کولا

کول اَپ

فریشنا

بہت جلد آپ کی مارکیٹ میں متعارف کروایا جارہا ہے

مَروہ بیوورتج پرائیویٹ لمیٹڈ

انصاف پلازہ' F-10 مرکز، اسلام آباد

فون: 2296814 - 2296991 -51 -92

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داعیانِ حق قرآن وسُنت کے پیامبر

تحریک اسلامی کے ذمہ داران مدرسین ومربی حضرات کے لیے

خوشخبری

سلسلہ ہائے دروس کے لیے بھرپور معاونت

درس قرآن سیریز

اہتمام وپیشکش ڈاکٹر ریاض احمد

- تعمیر سیرت کے لیے
- مفید اور اثر انگیز موضوعات
- قرآنی آیات کا انتخاب
- احادیث مبارکہ کے حوالے
- سید مودودی کی فکری اساس

منتخب موضوعات پر 30 کتابچے

اپنی مطالعاتی صلاحیت کا امتحان بھی لیجیے
ہر کتابچے میں سوالات کی مشق دی گئی ہے

اچانک طے ہوجانے والے پروگرام کے لیے درس قرآن سیریز کا کتابچہ نکالیے اور بس تیاری کا آغاز کریں

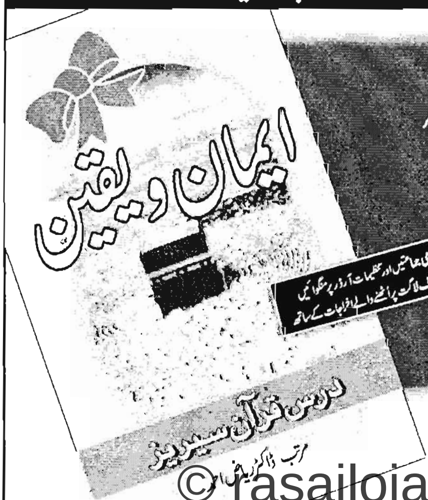

مقامی جماعتیں اور تنظیمات آرڈر پر منگوائیں
قیمت صرف لاگت پر اٹھنے والے اخراجات کے ساتھ

ملنے کے پتے:

- ڈاکٹر ریاض احمد میڈیکل ڈائریکٹر ریاض ہسپتال میرپور آزاد کشمیر فون: 43366-44068-43313-05861
- ادارہ معارف اسلامی منصورہ ملتان روڈ لاہور
- ادارہ مطبوعات کشمیر الاکرام بلڈنگ مریڑ حسن چوک راولپنڈی
- ادارہ مطبوعات طلبہ 1-اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور
- مرکزی دفتر پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن شالیمار پلازہ فلیٹ نمبر 12 الف 8 مرکز اسلام آباد
- مرکزی دفتر جمعیت طلبا عربیہ 4-اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور
- مرکزی دفتر و مکتبہ تحریک محنت پاکستان کی ٹی روڈ واہ ضلع راولپنڈی

ریاض ہسپتال
RIAZ HOSPITAL

علامہ اقبال روڈ میرپور آزاد کشمیر

PYRAMEDIA

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سید ابوالاعلیٰ مودودی کے دینی، علمی اور فکری کارنامے کے اعتراف میں

ایک خراجِ تحسین

مجموعۂ مقالات

ارمغانِ مودودیؒ

مرتبین: رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد

مولانا مودودیؒ کے ہاں تصورِ شریعت	ڈاکٹر انیس احمد
تفہیم القرآن اور فی ظلال القرآن کا تقابلی مطالعہ	سید حامد عبدالرحمٰن الکاف
سید مودودیؒ کی سیرت نگاری	ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی
اسلام کا سیاسی نظام فکر اور مولانا مودودی	پروفیسر غلام اعظم
مولانا مودودیؒ کی سیاسی فکر	ڈاکٹر عبداللہ فہد فلاحی
مولانا مودودیؒ کے ہاں علم کلام کی افادیت	ڈاکٹر عبدالحق انصاری
اسلامی معاشیات کی تشکیل میں سید مودودیؒ کا حصہ	ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا
مولانا مودودیؒ کی تنقیدِ مغرب	ڈاکٹر محمود احمد غازی
مرد کی اختیاریت، حیثیتِ نسواں اور مولانا مودودیؒ	ڈاکٹر زینت کوثر
عرب دنیا: سیاسی فکر کے ارتقا میں سید مودودیؒ کا حصہ	ڈاکٹر فتحی عثمان
مشرق بعید کے مسلمانوں پر سید مودودیؒ کے اثرات	ڈاکٹر ایم کمال حسین
مولانا مودودیؒ اور برطانوی ہند کا آیندہ سیاسی نظام	ڈاکٹر عمر خالدی
سید مودودیؒ کے ہاں اسلامی تعبیر کا ایک مربوط نظام	ڈاکٹر عرفان احمد خاں
بلوچستان میں مولانا مودودیؒ کے اجداد کا تذکرہ	ڈاکٹر فضل الٰہی قریشی
تفہیم القرآن کا ادبی پہلو	محمد رفیع الدین فاروقی
سید مودودیؒ کا سائنسی شعور	فیضان اللہ خاں

زیرِ طبع

ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام آباد ہائٹس

ہم اہل جنوں کیمیا پائے رہ جاناں | مٹی تری کر جائیں گے سونے کے برابر

عوام الناس کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اسلام آباد ہائٹس کے ساتھ مزید زمین حاصل کر کے اپارٹمنٹس کی تعداد بڑھادی گئی ہے جو افراد پہلے بکنگ نہیں کرواسکے وہ اب رابطہ کر سکتے ہیں۔

محل وقوع: VIP سیکٹر F-11 کے ساتھ پہاڑوں کے دامن میں نئے ڈویلپڈ سیکٹر E-11 میں الفوز اکیڈمی کے پاس یادرہے کہ E-10 پاکستان آرمی کیلئے مختص ہے جہاں مستقبل قریب میں GHQ شفٹ ہورہا ہے۔

اکاموڈیشن: 3 بیڈ، 3 باتھ، لاؤنج، کچن، بالکونی، پارکنگ

تعمیر شروع ہے، خوبصورت سائٹ دیکھنے کے لئے آفس تشریف لائیں

پہلے آئیے، پہلے پائیے...

اپارٹمنٹس کی تعداد محدود ہے۔

خصوصیات:

- ماربل فلورنگ، کشادہ لاؤنج، سٹائلش کچن، ٹائلڈ باتھ
- بیڈروم سوٹنگ الماریوں کے ساتھ
- واٹر فلٹریشن پلانٹ
- عام مہمانوں کیلئے کامن گیسٹ روم
- سرونٹ کوارٹرز کی خصوصی سہولت
- مسجد، لائبریری
- سیکیورٹی اور پانی کا 24 گھنٹے مستقل نظام
- گیس، بجلی، فون سمیت تمام شہری سہولیات موجود
- لفٹ کا جدید نظام
- تمام کنکشنز اور فکسچرز کی فراہمی کے ساتھ جون 2005 میں قبضہ
- 12 تا 15 ہزار ماہانہ کرائے کی گارنٹی

قیمت: 20 تا 25 لاکھ بمطابق فلور (علاوہ سرونٹ)

ادائیگی:
25% بکنگ پر، بقایا 4 سہ ماہی اقساط میں یکمشت ادائیگی پر 15% ڈسکاؤنٹ

ہمارا دعویٰ:
اسلام آباد میں اتنی خوبصورت لوکیشن میں اتنی مناسب قیمت میں اتنے اعلیٰ معیار کے اپارٹمنٹ موجود نہیں ہیں۔

email: alharampak@hotmail.com

الحرم سروسز: 10: بول مارکیٹ G-9 مرکز اسلام آباد، فون: 0300-5300600, 051-2253708

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا مودودیؒ: دینی خدمات اور عصری معنویت

ماضی قریب کی اسلامی تحریکات کے تناظر میں

مولانا سید جلال الدین عمری ○

اسلام کے ذریعے دنیا میں جو انقلاب برپا ہوا وہ اپنی نوعیت کا منفرد انقلاب تھا۔ اس طرح کا انقلاب پہلے کبھی چشمِ فلک نے نہیں دیکھا تھا۔ دنیا کا مشکل ترین کام یہ ہے کہ بھٹکے ہوئے انسان کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑ دیا جائے۔ اس انقلاب کے ذریعے یہی کارنامہ انجام پایا تھا۔

یہ ایک ہمہ جہت انقلاب تھا۔ یہ انقلاب فکر ونظر کا تھا' تہذیب و معاشرت کا تھا' قانون وسیاست کا تھا۔ یہ انقلاب روحانی بھی تھا اور مادی بھی۔ یہ اتنا بھرپور انقلاب تھا کہ زندگی کے تمام شعبے اس کے تابع ہوگئے اور جس رنگ میں وہ رنگنا چاہتا تھا' رنگ گئے۔ یہ انقلاب نسل' قوم اور جغرافیائی حدود سے ناآشنا تھا۔ یہ ایک عالم گیر انقلاب تھا۔ اس انقلاب کی پشت پر ایک طرف عقیدہ وفکر کی زبردست قوت تھی جو دلوں کو مسخر کر رہی تھی' دوسری طرف اسے قوتِ نافذہ یا سیاسی قوت حاصل تھی جس کی وجہ سے اس کے اصول ونظریات معاشرے میں پوری طرح جاری وساری رہے اور جہاں کہیں کوئی رخنہ یا شگاف نظر آتا' اسے آسانی سے پُر کرلیا جاتا۔ یہ صورت حال جب تک اللہ نے چاہا' جاری رہی۔ پھر آہستہ آہستہ عقیدے اور فکر پر اضمحلال طاری ہونا شروع ہوا۔ اس

○ صدر' ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی' علی گڑھ' بھارت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے اور حکومت اور سیاست پر بھی اسلام کی گرفت ڈھیلی پڑتی چلی گئی۔ اس وقت تجدید و احیاے دین کی ضرورت پیش آئی اور اس سلسلے کی کوششوں کا آغاز ہوا۔ مجددین اور مصلحین اُمت نے جس دور میں جس طرح کی کمی محسوس کی، اسے دُور کرنے کی کوشش کی۔

گذشتہ دو تین صدیوں کا جائزہ بتاتا ہے کہ اس کارِتجدید و اصلاح کے لیے دنیا کے مختلف خطوں میں تحریکیں کام کرتی رہی ہیں اور انھوں نے فکروعمل پر غیر معمولی اثرات چھوڑے ہیں۔

مسلمانوں کی تاریخ میں اٹھارھویں اور انیسویں صدی بڑی ہنگامہ خیز رہی ہیں۔ ان میں بہت ہی زبردست تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ایک طرف، نئے افکار، نئی سائنسی تحقیقات، جدید ٹکنالوجی اور نئے عزائم اور تازہ سیاسی قوت کے ساتھ اُبھر رہے تھے، اور دوسری طرف مسلمان دینی اور اخلاقی زوال کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ ان کی سیاسی قوت پارہ پارہ ہوتی جارہی تھی۔ وہ مغرب کے افکار و تہذیب سے مرعوب اور خوف زدہ تھے۔ سیاسی طور پر مغربی سامراج کا اقتدار اور بالادستی انھیں اپنے نرغے میں لے رہا تھا۔ یہ سلسلہ جاری رہتا تو معلوم نہیں حالات کیا رُخ اختیار کرتے اور مسلمانوں کی محکومی اور پستی اور دین سے دُوری کس حد کو پہنچتی، لیکن اللہ کا کرم ہے کہ انھی صدیوں میں، مسلمانوں میں، آزادی و خودمختاری کا احساس بیدار رہا۔ اسی قیمتی احساس کے زیراثر ایسی تحریکیں بھی اُٹھیں جو اُمت مسلمہ میں ایمانی جذبہ اور دینی روح پیدا کرنا چاہتی اور اس کی پوری زندگی کو دین کی بنیاد پر منظم کرنے کا منصوبہ رکھتی تھیں۔ یہ تحریکیں دنیا کے مختلف خطوں میں اٹھیں۔ ان سب کے حالات یکساں نہیں تھے۔ اس لیے ان کی کوششوں کا انداز بھی مختلف تھا۔ جن حالات و ظروف سے وہ دوچار تھیں، ان کے لحاظ سے انھوں نے اپنی پالیسی اور لائحہ عمل وضع کیا۔ ان میں سے بعض تحریکوں کا یہاں نہایت مختصر الفاظ میں ذکر کیا جارہا ہے۔

● **شیخ محمد بن عبدالوہابؒ** (۱۶۹۴ء-۱۷۶۵ء) نے اپنی اصلاحی اور دعوتی کوششوں کا جب آغاز کیا تو وہ نجد و حجاز جہاں سے دنیا کو توحید کا درس ملا تھا، بدقسمتی سے وہیں پر بے شمار بدعات و خرافات رواج پاچکی تھیں۔ شیخ کی توجہ دو باتوں کی طرف تھی: ایک تو یہ کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بدعات وخرافات کو ختم کر کے توحید کے حقیقی تصور کو اُجاگر کیا جائے' اور دوسرے یہ کہ لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف رجوع کی دعوت دی جائے۔ انھوں نے اس کے لیے محمد بن سعود کی تائید حاصل کی اور ان کی مدد سے پورے حجاز سے بدعات وخرافات کو ختم کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ اس کے اثرات بعد کی اصلاحی اور تجدیدی کوششوں میں صاف طور پر محسوس ہوتے ہیں۔

● **شیخ محمد بن علی سنوسیؒ** (۱۷۸۷ء-۱۸۵۹ء) نے حجاز' لیبیا' مصر' سوڈان' الجزائر وغیرہ میں تربیت گاہوں کا' جنھیں 'زاویے' کہا جاتا تھا' نظم قائم کیا۔ انھیں وہ اسلامی زندگی کا نمونہ بنانا چاہتے تھے اور فکری اصلاح کے ساتھ عملی تربیت بھی دیتے تھے۔ اس میں فوجی تربیت بھی شامل تھی۔ وہ دنیا کی تعمیرنو کا عزم رکھتے تھے' اور اس کے لیے قدیم علوم کے ساتھ جدید سائنس اور ٹکنالوجی کو بھی ضروری خیال کرتے تھے تاکہ جدید یورپ کا مقابلہ کیا جاسکے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جس عزم وارادے کے ساتھ وہ اٹھے تھے' اس کے مطابق وہ اقدامات نہیں کرسکے۔ انھوں نے اور ان کے جانشینوں نے بڑی بے جگری سے طویل عرصے تک مغربی استعمار کا مقابلہ کیا' لیکن ذہنی وفکری لحاظ سے عالمِ اسلام یا اس کے کسی حصّے کو نہ تو مغرب کے اثرات سے بچاسکے اور نہ صنعتی لحاظ ہی سے اسے مغرب کے مقابلے کے قابل بنا پائے۔

● **حضرت سید احمد شہیدؒ** (ش:۱۸۳۱ء) کی برپا کردہ تحریک مجاہدین میں چند پہلو بہت نمایاں رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے توحید خالص کا تصور اور دوسرا اتباع سنت کا جذبہ۔ یہ تحریک جب اُٹھی تو ہندستان کے مسلمان عقیدۂ توحید سے منحرف ہوتے جارہے تھے اور طرح طرح کی بدعات وخرافات میں گرفتار تھے۔ سید احمد شہیدؒ اور ان کے ساتھیوں نے ان بدعات وخرافات پر براہِ راست تنقید کی اور توحید خالص کے تصور اور اس کے تقاضوں کو اجاگر کیا اور اتباعِ سنت پر زور دیا۔ اس کے نتیجے میں عملاً بہت سی بدعات اور غیراسلامی رسوم ورواج کا خاتمہ ہوا۔ اس پہلو سے یہ تحریک شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نجدی کی تحریک سے کوئی تعلق نہ رکھنے کے باوجود بہت قریب نظر آتی ہے۔

اس تحریک کی دوسری خوبی یہ تھی کہ اس نے اپنے رفقا اور متاثرین میں تقویٰ اور خداترسی کی ایسی روح پھونک دی کہ لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں' دین وایمان کی ایسی بہار آگئی کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحابہؓ اور تابعینؒ کے دَور کی یاد تازہ ہونے لگی۔ اس کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ یہ اعلاے کلمۃ اللہ کی تحریک تھی۔ یہ اسلام کو سربلند کرنے اور پورے نظامِ اسلامی کو زندہ کرنے کی تحریک تھی۔ یہ ایسی سیاسی قوت حاصل کرنا چاہتی تھی کہ اسلام کے احکام کو نافذ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ افسوس کہ یہ تحریک اپنوں کی سازشوں کا شکار ہوگئی، ورنہ کم از کم شمال مغربی ہند کا رخ بدل گیا ہوتا۔ یہ تحریک بظاہر سیاسی طور پر ناکام ہوگئی، لیکن اس کے رفقا اور علم بردار ہندستان میں دُور دُور تک پھیل گئے۔ ان کی کوششوں کے اثرات آج تک محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

● **حسن البنا شہیدؒ اور الاخوان المسلمون**: اخوان المسلمون کے بانی شیخ حسن البنا شہیدؒ (۱۹۰۶ء-۱۹۴۹ء) کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ وہ اسلامی علوم پر وسیع نظر رکھتے تھے اور دورِ جدید کے تقاضوں سے بھی بخوبی واقف تھے۔ انھوں نے اسلام کو جامد مذہب کی جگہ ایک انقلابی فکر کی حیثیت سے پیش کیا اور واضح کیا کہ اسلام محض عقائد و عبادات ہی کا نام نہیں ہے، بلکہ اخلاق و سیاست، روحانیت و مادیت، تزکیۂ نفس، جدوجہد اور جہاد کا مجموعہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ دنیا کے خودساختہ اور باطل نظام، انسان کے جن مادی مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں، اسلام ان مسائل کو ان سے بہتر طریقے سے حل کرتا ہے اور اس کی روح کی تسکین کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔ وہ اسلام کو ایک مکمل نظامِ حیات کے طور پر دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لیے انھوں نے افراد کی علمی اور عملی تربیت کی اور انھیں تیار کیا۔ اس تحریک کو شدید آزمایشوں سے گزرنا پڑا۔ افسوس کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں اس تحریک کو سخت نقصان پہنچا۔ اب بھی یہ عالمِ اسلام کی ایک تسلیم شدہ طاقت ہے۔

● **سیدابوالاعلیٰ مودودیؒ اور تحریک اسلامی**: دورِ جدید کی اسلامی تحریکوں میں جماعت اسلامی نسبتاً کم عمر ہے۔ اس کی بنیاد سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (۱۹۰۳ء-۱۹۷۹ء) نے رکھی۔ وہی اس کے پہلے قائد تھے اور ایک طویل عرصے تک اس کی قیادت کرتے رہے۔ یہاں ہم مولانا مودودیؒ کی شخصیت، ذہنی وفکری رجحان، افکار و نظریات، ان کی عملی جدوجہد اور مساعی اور آج کے دور میں ان کی معنویت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔☆

مولانا مودودیؒ اس دور کے نام ور مفکر اور صاحبِ قلم تھے۔ ان کی تحریر میں بڑی تازگی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور قوت و توانائی پائی جاتی تھی۔ دورِ جدید کے ذہن کو سمجھنے، اور اس کی علمی سطح سے بات کرنے کی ان میں غیر معمولی صلاحیت تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل و کرم رہا کہ ان کی یہ صلاحیت شروع ہی سے دین کی خدمت اور اس کی سربلندی کے لیے وقف رہی۔ آغازِ شباب سے لے کر آخری لمحاتِ حیات تک کوئی اور ہدف ان کے سامنے نہیں رہا۔ دین پر ہونے والے علمی اور فکری حملوں کے مقابلے میں وہ ہمیشہ سینہ سپر رہے۔ ان کے جان دار قلم نے بہت سی گتھیوں کو سلجھایا، نت نئے اعتراضات کو رفع کیا اور شکوک و شبہات کے گرد و غبار کو صاف کر کے دین کے صحیح تصور کو نکھارا۔ انھوں نے اسلام کو دنیا کا برتر نظامِ فکر و عمل اور آخرت کی نجات کا واحد ذریعہ ثابت کرنے کی کامیاب کوشش کی، جو مدعیانِ علم آج کے دور میں اسلام کو ناقابلِ عمل اور ایک فرسودہ نظام قرار دے رہے تھے۔ ان کے دلائل کے بخیے ادھیڑ دیے، اور جو دانش ور اسے تضحیک کا نشانہ بنائے ہوئے تھے ان کی دانش وری کا بھرم کھول دیا۔ وہ اس دور میں اسلام کے نہایت متوازن عالم دین، انتہائی ذہین وکیل اور قابلِ اعتماد ترجمان تھے۔ اپنے زورِ بیان اور قوتِ استدلال سے اسلام کی بہت ہی عمدہ وکالت اور ترجمانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔

مولانا مودودیؒ کی زندگی کا ایک تابناک اور درخشاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ محض مفکر اور مصنف نہ تھے، بلکہ انھوں نے اسلام کو معاشرے میں قائم اور نافذ کرنے کی منظم جدوجہد شروع کی اور بے شمار بندگانِ خدا کے دلوں کو اس یقین سے بھر دیا کہ اسلام غالب اور سربلند ہونے کے لیے آیا ہے۔ اگر صحیح نہج سے کوشش ہو اور اس کے تقاضے پورے کیے جائیں تو وہ ریگ زارِ عالم کو بہارستاں میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس کی کامیابی و کامرانی کی راہ میں کوئی نظریہ اور کوئی فلسفہ رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ انھوں نے دین کی سربلندی کے لیے جدوجہد کا جو جوش اور جذبہ بیدار کیا، اس نے بے شمار زندگیوں کا رخ بدل دیا اور آج بھی وہ کتنے ہی سینوں کو گرمائے ہوئے ہے۔ دین کی دعوت اور اس کے قیام کی جدوجہد کا رنگ اور جذبہ مولانا مودودیؒ کی شخصیت پر اس قدر رچا بسا ہے کہ دنیا انھیں اسلامی نظام کے علم بردار ہی کی حیثیت سے جانتی اور یاد کرتی ہے۔ ان کے ذکر کے ساتھ اس جدوجہد کا تصور ذہنوں میں خود بخود اُبھر آتا ہے۔

© rasailojaraid.com